تورات اور قرآن کا فلسفہ احکام - برکاتِ اطاعت و عتابِ عصیان

Torah' and Quran's Philosphies of Rulings: Blessings of Surrendering to Allah and Punishment of Denial

* ڈاکٹر مسفرہ محفوظ

** ڈاکٹر نعیم بادشاہ

Abstract

God proposes a system of regulations to guide the life of man; 'these are presented in the form of commandments to be accepted and implemented by man. But God also makes certain promises of what He will do in the event of man's willingness to abide by these commands and regulate his life according to them. Obedience to Allah in itself is not the purpose because obedience from Mankind is of no benefit to Allah. Neither does Man's disobedience result in any loss or harm to Allah. In fact, obedience to Allah is a way to train and educate Man and its gains and losses are evident in man's individual and collective life. Therefore, the purpose of obedience to Allah is for Mankind's benefit, Divine laws and its obedience determine the limits of Man's outer and inner life. A firm faith requires that Man conquers his inner self and follows the sharīcah. This is because Allah's every injunction has benefit for Man, which Man, with his limited intelligence, cannot fathom. This article targets the rewards of obedience and punishments in case of disobedience of Divine laws revealed in Torah and Quran, which are already mentioned in divine scriptures, along with this the article sheds light on the philosophy of commandments in both divine scriptures (Torah and Quran).

Keywords: *rewards of obedience, Disobedience of Divine laws revealed in Torah and Quran*

اللہ تعالیٰ کی اطاعت بذاتِ خود مقصد نہیں اس لئے کہ بندوں کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی ان کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت بندے کی تربیت کا ایک وسیلہ ہے جس کا سارا فائدہ بندوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو پہنچتا ہے نیز احکاماتِ الٰہیہ کی اطاعت کا مقصد لوگوں کی بھلائی، دنیاوی ترقی بہتر عمل، خالق کی پہچان امن و سلامت اور ہر ایک کی خیر خواہی کی بنیادی پر انسانی نظام حیات کی حفاظت ہے۔

احکام کا معنی و مفہوم:

احکام کے معنی کسی چیز کی اصلاح کے لیے اسے روک دینے کے ہیں اور جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے اسے حاکم کہا جاتا ہے اور اس کی جمع حکام آتی ہے [1] لسان العرب میں حکم کے معانی یوں بیان کیے گئے ہیں۔

''العلم والفقه و القضاء بالعدل ''[2]

* اسسٹنٹ پروفیسر، ہیومینیٹیز ڈیپارٹمنٹ، کامسیٹس لاھور۔

**چیئرمین شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی پشاور۔

حکم علم وفقہ کو بھی کہتے ہیں اور عادلانہ فیصلے کو بھی۔

تاج العروس میں حکم کے معنی ہیں: رائے یا فیصلہ [3]

اور جوہری رحمہ اللہ نے بیان کیے ہیں: "الحکمة من العلم" [4]

علمِ احکام کے متعلق شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ واجب مندوب، مباح، مکروہ اور حرام امور کا علم خواہ ان کا تعلق عبادات سے ہو یا معاملات سے وہ تدبیر منزل سے تعلق ہو یا سیاستِ مدن ہے۔ [5]

قرآنِ کریم میں "الحکم" اللہ تعالیٰ کے لیے فرماں روائی اور اختیارات فیصلہ کے معنوں میں بیان ہوا ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے۔

"اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اِلَّا تَعْبُدُ وْ اِلَّا اِيَّاهُ" [6]

"فرماں روائی کا اقتدار اللہ کے سواہ کسی کے لیے نہیں اس کا حکم ہے کہ خود اس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

"اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ" [7]

"فیصلہ کا سارا اختیار اللہ کو ہے۔ وہی امر حق بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

"اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَاَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ" [8]

"خبردار ہو جائو! فیصلے کے سارے اختیارات اسی کو حاصل ہیں اور وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔"

لہٰذا مذکورہ بالا تعریفات اور قرآنِ کریم کی روشنی میں احکام سے مراد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس کے ذریعے بندوں کے بعض افعال کو واجب یا مستحب قرار دیا گیا ہو اور بعض کو حرام یا غیر مستحسن قرار دیا گیا ہو۔

احکامِ الٰہیہ کی اقسام:

احکامِ الٰہیہ کی اقسام کے متعلق محمد علی تھانوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو احکام اپنے انبیاء کے ذریعے اپنے بندوں کے لیے بھیجے وہ شریعت ہے ان احکام کا تعلق اگر عمل سے ہے تو انھیں فرعی اور عملی شریعت کا نام دیا جاتا ہے۔ اگر وہ اعتقادات سے متعلق ہوں تو انھیں اصلی اور اعتقادی شریعت کہا جاتا ہے۔ [9]

احکامِ الٰہیہ کی دو قسمیں ہیں ان میں ایک احکام شریعہ ہیں جو وحی الٰہی سے مشروع اور مقرر ہوتے ہیں۔ ان کا خطاب ذوالعقول کو ہوتا ہے خواہ وہ انسان ہوں یا جن، ان میں اوامر الٰہیہ حلال و حرام، جائز و ناجائز عبادات سے متعلقہ احکام ہوتے ہیں جو عموماً شریعت اور دین ہیں۔ اور احکام الٰہیہ کی دوسری قسم تکوینی ہے جو اللہ کی تمام مخلوق اور ساری کائنات پر جاری ہوتے ہیں وہ اللہ کے تقدیری امور ہیں مثلاً شمس و قمر کا طلوع، نور و ظلمت، ہوائوں کا چلنا، بارشوں کا برسنا، انسان و حیوان اور نباتات کی پیدائش و نشوونما جیسے امور ہیں۔ [10]

احکامِ الٰہیہ کا مقصد و فلسفہ:

دنیا کا کوئی ملکی اور ملی نظام ایسا نہیں ہے جس کی کوئی غرض وغایت اور منزل مقصود نہ ہو ہر مذہب اپنا ایک خاص نظریہ اور مطمع نظر رکھتا ہے جس پر وہ دوسروں کو گھیر کر لانا چاہتا ہے۔ جب انسانی نظام و دستور بلاضرورت اور بے فائدہ نہیں بنایا جاتا تو یہ کس طرح

ممکن ہو سکتا ہے کہ جس علیم و خبیر اور حکیم و بصیر کی مشیت و ارادہ کے بغیر دنیا کا کوئی نظام ایک دقیقہ کے لیے بھی نہیں چل سکتا اس کے نظام کا کوئی منشاء و مقصود نہ ہو۔

بندوں کے بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جن سے پروردگار عالم خوش ہوتا ہے اور بعض افعال کی وجہ سے وہ ان سے ناخوش ہوتا ہے اور بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جن سے خوش ہوتا ہے نہ ناخوش۔ اسی واسطے حکمت بالغہ اور رحمت کاملہ الٰہی کا اقتضاء ہوا کہ انبیاء کو مبعوث کرکے لوگوں کو ان کے افعال پر آگاہ کردے جن سے ان کی رضامندی اور ناراضی کا تعلق ہوا کرتا ہے تاکہ جو ہلاک ہونے والے ہیں وہ دلیل کے بعد ہلاک ہوں اور جو زندگی حاصل کرنے والے ہیں وہ بھی بعد دلیل ہی کے زندہ ہوں۔ پس کسی فعل سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور عدم رضا کا تعلق ہونا یا دونوں حالتوں سے افعال کا بے تعلق ہونا اس کا نام حکم ہے۔ یا یوں کہو کہ حکم کسی شئے کا ایسی حالت پر ہونا ہے کہ لوگوں سے اس کا مطالبہ کیا جائے یا وہ اس سے روکے جائیں یا اس میں مختار ٹھہرائے جائیں۔ [11]

نذیر الحق میرٹھی بیان کرتے ہیں۔ انسان اس دنیا میں اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے اسے دنیا میں اسی حیثیت سے سوچنا اور رہنا چاہیے۔ جو خدا نے اس کے لیے مقرر کیا ہے اور تمام امور و معاملات اور تمدن و معاشرت میں اسے اللہ کی ہدایت پر عمل کرنے چاہئیں۔ پس احکامِ الٰہیہ کا مقصود یہی ہے کہ انسانوں کو صحیح فکر، صحیح علم، صحیح عمل اور صحیح آزادی دے کر فلاح انسانیت کی تمام راہیں کھول دے۔ [12]

اشرف علی تھانوی احکامِ الہٰیہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہیں۔ جس طرح خدا کی پیدا کردہ ادویہ میں مصالح واغراض متعددہ ہوتے ہیں ایسا ہی اس کے احکام میں بھی متعدد حکمتیں و اسرار و رموز ہیں۔ چنانچہ ایک ایک جڑی بوٹی اور دوا میں اس نے صدہا اوصاف رکھے ہیں حتی کہ ایک ہی دوا سے کئی کئی امراض کا دفعیہ ہو جاتا ہے اس طرح خدا تعالیٰ کے بھی ایک احکام کی بہت سی حکمتیں ہیں جہاں تک انسانی علم نہیں پہنچتا۔ [13]

علی روحی بیان کرتے ہیں۔ احکام شریعت کے اسرار و حقائق اس قدر وسیع اور دینی اور دنیاوی اصلاح پر مشتمل ہیں بجز خواص الناس کے دوسرے لوگ ان سے آگاہ نہیں ہوسکتے۔ صدقات و خیرات ک اسرار و حکم اصلاح نفس اور اصلاح تمدن و معاشرت پر مشتمل ہیں یا یوں کہو کہ انسان کے ظاہر و باطن کی اصلاح میں احکامِ لٰہی بڑا ہی دخل رکھتے ہیں۔ [14]

جمال الدین عطیہ بیان کرتے ہیں۔ شریعت کے تمام احکام اور نظام انسانوں کی مصلحت کے لیے ہیں یہاں تک کہ عبادات بھی لوگوں کی مصلحت اور فائدہ کے لیے ہیں [15]۔ اور وہبۃ الزحیلی بیان کرتے ہیں۔ احکامِ شرعیہ کا مقصد یہ ہے کہ نظام کائنات درست طریقے سے چلتا رہے اور انسانیت ہلاکت کا شکار ہونے سے محفوظ رہے اب اس کے لیے اچھائی عام ہونی چاہیے اور خرابیاں ختم ہونی چاہئیں۔ [16]

امام شاطبی رحمہ اللہ احکامِ الٰہیہ کی اطاعت کی حکمت بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف و منزلت کا معیار احکامِ الٰہیہ کی اطاعت و پابندی ہے۔ ہر ایک کو چاہیے کہ شرف و منزلت کے حصول کے لیے شرعی احکام کی پابندی کو بنیاد سمجھے جو جس قدر شرعی احکام کی پابندی کرلے گا وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ محبوب ہوگا۔ جتنا زیادہ عملی اور اعتقادی لحاظ سے شریعت کے قریب ہوں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں گے اور جس کی شریعت کے ساتھ وابستگی کمزور ہو گی تو اللہ کے ہاں اس کا حسب و نسب کچھ کام نہ آئے گا۔ [17]

وہبۃ الزحیلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ شرعی احکام کا نفاذ اور اس کی پابندی لازمی ہے کیونکہ شرعی احکام حق پر مبنی ہیں اس کی تعظیم فرض ہے۔ حقوق و واجبات کی ادائیگی واجب ہے اور غیر شرعی احکام کا نفاذ حرام ہے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو ڈرایا ہے اور انھیں ان کے اس فعل کہ اللہ کے احکام کے خلاف فیصلہ کریں کا فر قرار دیا ہے۔[18]

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے۔

''وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ''[19]

خورشید احمد بیان کرتے ہیں۔ شریعت ہمارے لیے ان ہی چیزوں کو بھلائی قرار دیتی ہے جو خدا کی بنائی ہوئی فطرت کے مطابق ہیں اور ان کو برائی قرار دیتی ہے۔ جو اس فطرت کے مطابق نہیں وہ بھلائیوں اور برائیوں کی ایک فہرست بنا کر ہمارے حوالے نہیں کرتی۔ بلکہ زندگی کی پوری سکیم اس نقشے پر تیار کرتی ہے کہ اس کی بنیادیں بھلائیوں پر قائم ہوں اور معروفات اس میں پروان چڑھ سکیں اور نظام زندگی میں منکرات کا زہر پھیلنے کے مواقع باقی نہ رہنے دیے جائیں۔[20]

یہودیت میں احکام کا مفہوم و فلسفہ:

Hasting's Dictionary of Bible میں احکام "Law" کے متعلق بیان کیا گیا ہے:

> Word for "law" is to point out or to direct, meaning properly, a pointing out or direction and being used specially of authoritative direction.[21]

احکام سے مراد اشارہ کرنے یا درستگی کے ہیں اور اصطلاحی معانی واضح کرنا یا ہدایت دینے کے ہیں اور خاص کر اس سے مراد ''الہامی ہدایت'' کے لیا جاتا ہے۔

> According to the Jewish theory Yhwa is the source of all law. Moses the medium through whom it was revealed to Israel.[22]

یہود کے نظریہ کے مطابق ''یہواہ'' تمام شرعی احکام کا ماخذ ہے۔ اور موسیٰ ایک وسیلہ ہیں۔ جن کے ذریعے احکاماتِ الٰہی اسرائیل پر ظاہر ہوئے۔

اگرچہ شریعت موسوی میں تورات ہی منبع احکام ہے تاہم یہود یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تورات کے ساتھ ساتھ تالمود اور مشنہ میں بھی احکامات دیے گئے ہیں جو یا تو تورات سے اخذ کیے گئے ہیں یا وہ زبانی احکامات ہیں جو نسل در نسل چلتے رہتے ہیں اور اب بالآخر ان کو ان کتب میں لکھا گیا۔

Jewish Religion کی ویب سائٹ میں درج ہے :

> Many laws in Judaism are not directly mentioned in Torah, but are derived from textual hints, which were expanded orally and eventually written down in the Talmud and Mishnah.[23]

تورات میں اکثر مقامات پر احکام کا ذکر کیا گیا ہے۔ استثناء میں درج ہے۔ اور اب اے اسرائیلیو! جو آئین اور احکام میں تم کو سکھاتا ہوں تم ان پر عمل کرنے کے لیے ان کو سن لو تاکہ زندہ رہو۔[24]

اگر تم میری شریعت پر چلو اور میرے حکموں کو مانو اور ان پر عمل کرو تو میں تمھارے لیے بروقت مینہ برساؤں گا[25]۔ اور تمہارے ان حکموں کو سننے اور ماننے اور ان پر عمل کرنے کے سبب خداوند تیرا خدا بھی تیرے ساتھ اس عہد اور رحمت کو قائم رکھے گا[26]۔

کتاب گنتی کے آخری باب کی آخری آیت میں لکھا ہے۔ جو احکام اور فیصلے خداوند موسیٰ کی معرفت مو آب کے میدانوں میں جو یریحو کے مقابل یردن کے کنارے واقع ہیں بنی اسرائیل کو دیے وہ یہی ہیں۔[27]

Solomon Schechter احکامِ الٰہیہ کے متعلق بیان کرتا ہے:

> The Torah as a revealed code is under no necessity of deducting things from each other for all the commandments came from the same divine authority and therefore, are alike evident, and has the same certainty.[28]

> کہ تمام احکام تورات ایک ہی ہستی خدائے مقدس سے آئے ہیں۔ اس لیے تمام احکام معتبر اور مکمل طور پر قابلِ یقین ہیں۔ اس لیے کہ تمام قوانین واحکام کا ماخذ و منبع خدائے بزرگ وبرتر کی ذات ہے اور موسیٰ کو شریعت دیتے وقت ان احکام کی تعمیل کا یہود سے وعدہ لیا گیا تھا ان کی اطاعت کی صورت میں دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانیوں کا وعدہ کیا گیا تھا اور نافرمانی اور عصیان کی صورت میں انتہائی ذلت و دردناک عذاب کی وعید دی گئی تھی۔ کیونکہ یہ شریعت اور احکام دینے والی اور وعدہ تعمیل کروانے والی ذات کوئی عام نہیں بلکہ انتہائی افضل، مقدس ذات خالقِ کائنات تھی۔

اس سلسلے میں Dummelow's Commentary on Holy bible میں احکام کا فلسفہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہود سے وعدہ لیا تھا کہ اگر اس کے احکامات پر عمل پیرا ہوں گے تو ان کو خوشحالی اور ترقی عطا کرے گا۔

> Promise of prosperity attached to obedience.[29]

احکامِ الٰہی زندگی کے ہر نشیب و فراز اور اور حیاتِ ارضی کے ہر موڑ پر کام آتے ہیں۔ ہر مصیبت و آفت میں سکون دل اور راحتِ جان بخشنے والے ہیں اور ہر مشکل و پریشانی میں صبر و استقامت، امید اور ڈھارس دینے والی اور خوشی اور مسرت کے تمام اوقات میں خدا سے ہمدردی و شفقت اور خوف خدا کا درس دیتے ہیں۔ انسان اپنی ناکامیوں کے اسباب کا جائزہ لے کر وحی الٰہی کی روشنی میں کامیاب زندگی گزار سکتا ہے۔ تورات اور اس کے احکامات کے متعلق Harding Wood نے یہی فلسفہ بیان کیا ہے۔

> What does the Pentateuch say to us today? It reveals to us our own human failure and god's divine faith fullness and it does this very largely in the panorama of pictures.[30]

Israel Abraham احکام تورات کا تصور بیان کرتا ہے:

> The feature of Judaism which first attracts on outsiders attention and which claims a front place in this survey, is its legalism. Life was placed under the control of law. Not only morality religion was also codified.[31]

> یہودیت کی خصوصیت جو غیر یہودی کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتی ہیں۔ وہ اس کا قانون ہے کیونکہ یہودی مذہب میں تمام زندگی کو احکام کے تحت گزارنے پر پابند کیا گیا ہے۔ کیونکہ احکام اخلاقیات اور مذہب دونوں کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا مذہبی اور معاشرتی و معاشی ہر اعتبار سے احکام رہنمائی کرتا نظر آتا ہے اور نہ صرف ایک یہودی کی زندگی بلکہ پورے یہودی معاشرے کا ذریعہ ہے۔

یہ بات Ander Neher کے احکام کے متعلق بیان کرتا ہے:

It is not law, it is the way, the road along which a common enterprise is possible.[32]

یہ صرف احکام ہی نہیں ہیں بلکہ زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ ہیں۔

Jewish Encyclopedia میں شرعی احکام کا مقصد انتہائی عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔

The law was accordingly a privilege which was granted to Israel because of God's special favor. Instead of blind faith, Judaism requires good works for the protection of man against the spirit of sin. The law was to impress the life of the Jew with the holiness of duty. It spiritualized the whole of life. It trained the Jewish people to exercise self-control and moderation.[33]

□□□□تورات میں دیے گئے احکامات کا مقصد اعمالِ صالحہ کا حصول ہے جس کے ذریعے انسان گناہ کی زندگی سے اجتناب کر سکتا ہے اور احکامِ الٰہی کی تابعداری ہی سے ایک یہودی اپنی زندگی کو پاکیزہ بنا سکتا ہے اس کے ساتھ ساتھ احکام تورات یہودی قوم کے لے ضبطِ نفس کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہیں۔

Encyclopedia of Religion and Ethics کا مقالہ نگار شریعت موسوی میں احکام کا مقصد و منشا بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

It is often alleged that all the laws aim a the well-being of the individual and of society but it is quite as frequently emphasized that only the unselfish fulfillment of the law has moral value, and that the ennobling of humanity is the highest aim.[34]

اکثر دعویٰ کیا جاتا ہے کہ احکام کا مقصد فرد اور معاشرے کی فلاح و بہبود ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ معاشرے کو باوقار بنانا بھی احکام اور دوسرے معنوں میں قوانین کا بڑا مقصد ہے۔ کیونکہ اکثر یہودی لٹریچر میں احکام کو قانون کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے اسی لیے کہا جاتا ہے کہ تورات قانون کی کتاب ہے جبکہ اس میں احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ جو موسیٰ علیہ السلام کو عنایت کیے گئے۔

اس سلسلے میں مزید وضاحت Abraham کے اس بیان سے کی جا سکتی ہے:

The law was the expression of the will of God, and obeyed and loved as such. But the law was also the expression of the divine reason. Hence man had the right and the duty to examine and realize how his own human reason was satisfied by the law.[35]

قانون منشائے الٰہی کا مظہر تھا اور اسی لیے اس کی اطاعت کی جاتی اور اس سے محبت کی جاتی ہے لیکن قانون، حکمت الٰہیہ کا بھی مظہر تھا اس سے انسان کا یہ حق اور فرض بنتا تھا کہ وہ اس امر کی تحقیق و تعیین کرے کہ قانون اس کی اپنی انسانی دانش کو کس طرح مطمئن کرتا ہے اس بیان سے واضح علم ہو رہا ہے کہ احکام الٰہیہ کو ہی یہودی لٹریچر میں قانون کہا گیا ہے۔ کیونکہ احکامِ الٰہیہ ہی ان کی زندگیوں کو گزارنے کے لیے ایک قانون ہیں جس کی منشاء کے تحت انھوں نے اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہے۔

J.H.Hertz احکامِ تورات کی منشاء حق اور سچ کو باطل سے جدا کرنا بیان کرتا ہے:

Judaism mission is just to teach the world that there are false gods and false ideals as to bring it nearer to the true one. Abraham, the friend of God, who

was destined to become the first winner of souls, began it career, according to the legend, with breading idols, and it is his particular glory to have been the opposition to the world[36].

یہودیت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو یہ سبق پڑھایا جائے کہ جھوٹے خدا اور جھوٹے تصورات جو پائے جاتے ہیں۔ وہ اسے سچے خدا کے قریب پہنچا دیتے ہیں۔ ابرہیم خلیل اللہ علیہ اسلام جسے روحوں کے فاتح ہونے کا کردار ادا کرنا تھا۔ اس نے اپنا کردار بتوں کو توڑنے سے شروع کیا۔ یہ اس کی خاص عظمت ہے کہ وہ دنیا کی مخالفت میں کھڑا ہو گیا اسی طرح شریعت موسوی جھوٹے تصورات اور خداوں کو باطل قرار دینے اور ایک خدا کی عبادت اور حق اور سچ پر عمل پیرا ہونے کے لیے عطا کی گئی۔

Encyclopedia Judaica کا مقالہ نگار احکام تورات کے مقاصد و اہمیت کو بیان کرتا ہے:

In Jewish law the man is subject to a system of obligation and precepts. This is clearly evident in Mishnah, which states that, "No one is free but on who studies Torah. Main is not at all free in this world, because he is subject to commandments of "you shall" and "you shall not" and that only in death one becomes free, because when a person is dead, he is free, in the sense of being exempt of the obligation of the commandments[37].

یہودی قانون انسان ک فرائض اور نصائح کے ایک نظام کا تابع ہے۔ یہ یہودی ہدایات کی کتاب مشناہ میں واضح طور پر لکھا گیا ہے جو کہتی ہے "کہ کوئی بھی آزاد نہیں ماسوئے اس کے جو توراۃ کا مطالعہ کرتا ہے۔" انسان اس دنیا میں ہر گز آزاد نہیں ہے۔ وہ ان احکامات کا اتباع کرتا ہے۔" تم ایسا کروگے " اور" تم ہر گز ایسا نہ کرنا۔"اور صرف موت ہی ہے جس کے آنے پر انسان آزاد ہو جاتا ہے کیونکہ جب کوئی فرد مرتا ہے تو وہ وجود کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے اور احکامات کی پابندیوں سے مستثنیٰ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا احکام انسان کی آخری سانس تک اس کو عمل کا پابند بناتے ہیں جو اس کو مقصد تخلیق انسانی اور رضاء الٰہی سے روشناس کرانے میں مدد گار ثابت ہوتے ہیں۔

Illustrated World Encyclopedia کا مقالہ نگار بائبل میں بیان کیے گئے احکام کا مقصد اسے پُر امن اور عدل و انصاف پر مبنی معاشرے کا قیام قرار دیتا ہے جس میں تمام لوگوں کو ان کے حقوق میسر ہوں اور اس کے ساتھ احکام پر عمل پیرا ہونے والوں کے دلوں میں جذبہ حب الٰہی بھی لازما ہو

The commandments, and the other laws described in the Bible formed the basis of Judaism, the religion of the Jews. Its teaching included a love of God, respect for parents and the aged, a love of neighbor including, kindness to animas and a love of peae.[38]

یعنی احکام ہی یہود کا اصل مذہب ہے اور احکام کی تعلیمات میں خدا سے محبت، بزرگوں اور والدین کا احترام، ہمسایوں اور پردیسیوں سے محبت میں دین کا انصاف اور ہر کسی سے مہربانی شامل ہے۔

Ander Nehar احکام الٰہیہ کے اسرار و مقاصد یوں بیان کرتا ہے:

Law illuminates human life in its entirety, or rather it enfolds life like a gigantic wave, flowing through all its openings, infiltrating through all its channels and spreading between all its banks. From the most brutal biological instincts to the most refined spiritual sublimation, all is embraced by the law and impregnated by it. If the manifold aspects of life are intimated with such

realism, it is because the effort to attain sanctity must tend towards their organization and unification.[39]

احکام انسانی زندگی کے جملہ مظاہر پر روشنی ڈالتے ہیں اور زندگی کے تمام پرتوں کو ایک عظیم الشان لہر کی طرح کھولتے ہیں جس کو تمام منابع میں سے نکلتے ہوئے اس کو تمام ندی نالوں میں سے گزرتے ہوئے اور اس کو اپنے تمام کناروں کے مابین پھیلتے ہوئے دکھاتے ہیں۔ یہ زندگی کو اس کی انتہائی سنگ دلانہ جبلتوں سے لے کر اس کی روحانی عظمتوں تک جاتے ہوئے دکھاتے ہیں اور شعبہ حیات احکام (قانون) سے ہمکنار ہوتا ہے جو اس کے ہر پہلو کی راہنمائی کے لیے انسانی زندگی کے ساتھ منسلک ہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے سے انسان اور معاشرے پر ان کی افادیت اور ثمرات ظاہر ہوتے ہیں۔

According to Jacob Neusner: Law is not divorced from values, but rather concretizes man's belief and ideals. The purpose of commandments to show the road to sanctity, the way of God.[40]

قانون اقدار سے جدا نہیں بلکہ انسان کے عقیدے اور تصورات کو مستحکم کرتا ہے اور احکامات کا مقصد عقل و تدبر کا راستہ دکھانا ہے جو خدا کا راستہ ہے۔ لہٰذا یہودیت میں بھی احکامِ الٰہی کی پیروی ہی صراطِ مستقیم ہے اور باعث نجات بھی کیونکہ احکامِ الٰہی کی اطاعت دراصل خداوند کی اطاعت تصور کی جاتی ہے۔

Abba Hillel Silver explains the philosophy in these words that, The commandments were given for no other purpose than to help men to live because of them, and not to die.[41]

احکامات کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ انسان کو اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندہ رہنے میں مدد دی جائے اور ہلاکت و تباہی میں پڑنے سے روکا جائے۔

لہٰذا شریعت موسوی میں احکامِ الٰہی زندگی کے ہر موڑ، نیب و فراز اور حیاتِ ارضی کے ہر موڑ پر کام آتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا اور اس کے تقرب کے حصول کا واحد ذریعہ ہیں۔ یہ انسان کے مکلف ہونے سے تادمِ مرگ اس کی زندگی کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور انسان کو فہم و فراست اور عقل و تدبر عطا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اس کی فلاح کا پیش خیمہ اور ہلاکت و بربادی کے سامنے ایک ڈھال ہیں۔ معاشرتی سطح پر عدل و انصاف، مساوات، بھائی چارہ اور امن و سلامتی کو فروق دیتے ہیں انسان کو اس کے مقصد تخلیق سے آگاہ کرتے ہیں اور ان ہی کے ذریعے حق و باطل اور جھوٹے اور سچے معبودوں کے درمیان تمیز کی جاسکتی ہے۔ یہ منشائے الٰہیہ اور حکمت الٰہیہ کا مظہر ہیں۔ الغرض دنیاوی و اخروی فلاح و نجت ان کی اطاعت ہی میں مضمر ہے اور یہ دراصل احکام کی حکمت ہے، یہی ان کا مقصد اور فلسفہ ہے۔

شریعت موسوی میں برکات و ثمرات اطاعت احکام الٰہیہ:

تورات میں جہاں بھی احکامات کیے گئے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی بے حد تاکید کی گئی ہے اور احکامِ الٰہی کی اطاعت کی صورت میں دنیا و آخرت کے ثمرات و برکات کا وعدہ کیا گیا ہے نیز برکات و ثمرات کے بیان میں واضح نور وحی جھلکتا ہے اور فصاحت و بلاغت کا رنگ نمایاں ہے۔

فراخی رزق، غلبہ، امن و آشتی، سکونِ قلب:

شریعت موسوی سفر میں احکامات کی اطاعت کی صورت میں مندرجہ ذیل برکات بیان کی گئی ہیں۔

اگر تم میں شریعت پر چلو اور میرے حکموں کو مانو اور ان پر عمل کرو تو میں تمھارے لیے بر وقت مینہ برساؤں گا اور زمین سے اناج پیدا ہو گا اور میدان کے درخت پھلیں گے یہاں تک کہ انگور جمع کرن کے وقت تک تم داوتے رہو گے اور جو تنے بولنے کے وقت تک انگور جمع کرو گے۔ اور پیٹ بھر اپنی روٹی کھایا کرو گے اور چین سے اپنے ملک میں رہو گے اور میں ملک میں امن بخشوں گا اور تم سُو ؤ گے اور تم کو کوئی نہیں ڈرائے گا اور میں برے درندوں کو ملک سے نیست کر دوں گا اور تلوار تمھارے ملک میں نہیں لے گی اور تم اپنے دشمنوں کا پیچھا کرو گے اور وہ تمھارے آگے آگے تلوار سے مارے جائیں گے اور تمھارے پانچ آدمی سو کو رگید دیں گے اور تمھارے سو آدمی دس ہزار کو کھدیڑ دیں گے۔ [42]

نزولِ رحمت و برکت، دفع آفات اور موجب صحت تندرستی:

اور تمھارے ان حکموں کو سننے ماننے اور ان پر عمل کرنے کے سبب... تجھ سے محبت رکھے گا اور تجھ کو برکت دے گا اور بڑھائے گا... تیری اولاد پر اور تیر زمین کی پیداوار بھی تیرے غلے تیل اور مے پر اور تیرے گائے بیل کے اور بھیڑ بکریوں کے بچوں پر برکت نازل کرے گا تجھ کو سب قوموں سے زیادہ برکت دی جائے گی اور تم میں یا تمھارے چوپایوں میں نہ تو کوئی عقیم ہو گا نہ بانجھ اور خداوند ہر قسم کی بیماری تجھ سے دور کرے گا۔ [43]

روئیدگی و شادابی، ضروریات زندگی کی فراوانی:

اگر تم میرے حکموں کو جو آج میں تم کو دیتا ہوں دل لگا کر سنو، اور خداوند اپنا خدا سے محبت رکھو... تو میں تمھارے ملک میں عین اوقات پر پہلا اور پچھلا مینہ برساؤں گا تاکہ تو اپنا غلہ اور تیل جمع کر سکے اور میں تیرے چوپایوں کے لیے میدان میں گھاس پیدا کروں گا اور تو کھائے اور سیر ہو گا سو تو خبردار رہنا تاکہ ایسا نہ ہو... تم بہک کر اور معبودوں کی عبادت اور پرستش کرنے لگو۔ [44]

شریعتِ محمدی ﷺ میں برکات اطاعت احکام الٰہی:

تورات کی طرح قرآنِ کریم میں بھی احکامِ الٰہی کی اطاعت کی صورت میں مومنین کو بے پنا برکات و ثمرات سے نوازنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

عطائے خلافت و امن و آتشی:

سورۃ النور میں ارشاد ہے:

”وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْامِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفُنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَایُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا“ [45]

اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔ تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے ان کے لیے اُن کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ ان کے حق میں پسند کیا ہے اور ان کی (موجودہ) حالات خوف کو امن سے بدل دے گا بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

مغفرت ورزقِ کریم:

سورۃ سبا میں ارشاد ہے۔

"لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ"[46]

کہ جزا دے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے رہے ہیں ان کے لیے مغفرت ہے اور رزقِ کریم ہے۔

کامیابی و کامرانی

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ"[47]

اور کامیاب وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔

اطمینانِ قلب:

"اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ"[48]

ایسے ہی لوگ ہیں وہ جنھوں نے (اس نبی ﷺ کی دعوت) کو مان لیا ہے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان ہوتا ہے۔

جنت عدن اور رضائے الٰہی کے حقدار:

"جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ"[49]

ان کی جزا ان کے رب کے ہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ کچھ ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو۔

احکامِ الٰہی کے عصیان کا نقصان:

احکامِ الٰہی کا مقصد انسانوں کو عقلیت پرستی، فکری گمراہی، غلط اندیشی، آزاد خیالی اور عملی ضلالت سے بچا کر ان کے سامنے صحیح فکری اساس اور عملی بنیاد رکھتا ہے تاکہ انسان ہلاکت و بربادی سے بچ جائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ انسانوں پر جتنے بھی مصائب و آلام آئے اور جتنی بھی بربادیاں ہوئیں ان سب کا اصل سبب فکر و عمل کی بے قیدی، عقل کی بے راہ روی، آزاد خیالی، خدا فراموشی اور خود فراموشی اور مطلق العنانی تھی۔ جن بدبخت انسانوں نے احکامِ الٰہی سے منہ موڑا اور اپنی عقل پر بھروسہ کیا اور اپنے نفس کی پیروی کی اور اپنے آپ کو ہر طرح آزاد اور مطلق العنان سمجھا بالآخر وہ تباہ و برباد ہو گئے۔[50]

Encyclopedia Judaica کا مقالہ نگار بھی احکامِ الہیہ کی نافرمانی کو یہود کی تباہی و بربادی کا سبب قرار دیتا ہے۔ کیونکہ تورات میں بیان کیا گیا ہے کہ ذاتی گناہوں کی وجہ سے بطورِ خاص اور خدائی احکامات کو نظر انداز کرنے کی وجہ یہود کی اکثر تباہیوں کی شکل میں سامنے آئی اور رسولوں نے بھی یہ تصور متعارف کرایا کہ قوموں کی اجتماع تقدیر میں فیصلہ کن عوامل وہ باضابطہ قانونی اور اخلاقی رویے ہیں جو معاشرتی تعلقات کو اپنے حصار میں رکھتے ہیں۔ لہٰذا خدائی فرمان کی نافرمانی قوموں کے زوال اور ذلت کا سبب بنی۔

> In the Pentateuch, national doom was threatened for cultic sins in particular and for neglect of the divine commandments in general. The prophets introduced the notion that the most decisive factor in the corporate fate of the

nation was the aspect of mandated legal-moral behavioral norms which encompassed social relation[51]

شریعتِ موسوی علیہ السلام میں احکامِ الٰہیہ کے عصیان کا نقصان:

شریعت موسوی میں جہاں احکامِ الٰہیہ کی اطاعت و فرماں برداری کی صورت میں بے شمار دنیوی و اخروی برکات و ثمرات کا وعدہ کیا گیا ہے وہاں احکامِ الٰہیہ کے عصیان کی صورت میں دنیوی اور اخروی عذاب اور آزمائش کی سخت وعید آتی ہے جو سراسر مخاطبین کی تباہی اور بربادی کا موجب ہیں۔

تباہی و بربادی:

اگر تم ان سب باتوں پر بھی میری نہ سنو اور میرے خلاف ہی چلتے رہو... میں تمھارے شہروں کو ویران کر دوں گا اور تمھارے مقدسوں کو اجاڑ بنا دوں گا... اور میں تم کو غیر قوموں میں پراگندہ کر دوں گا اور تمھارے پیچھے پیچھے تلوار کھینچے رہوں گا اور تمھارا ملک سونا ہو جائے اور تمھارے شہر ویرانہ بن جائیں گے۔[52]

لعنت و پھٹکار:

اور چونکہ تو خداوند کے ان حکموں اور آئین پر جن کو اس نے تجھ کو دیا ہے عمل کرنے کے لیے اس کی بات نہیں سنے گا اس لیے یہ سب لعنتیں تجھ پر آئیں گی اور تیرے پیچھے پڑی رہیں گی اور تجھ کو لگیں گی جب تک تیرا ناس نہ ہو جائے گا اور تجھ پر اور تیری اولاد پر سدا نشان اچنبھے کے طور پر رہیں گے۔[53]

خوف و ہراس:

لیکن اگر تم میری نہ سنو اور ان سب حکموں پر عمل نہ کرو... تو میں بھی تمھارے ساتھ اس طرح پیش آوں گا کہ دہشت اور تپ دق اور بخار کو تم پر مقرر کر دوں گا جو تمھاری آنکھوں کو چوپٹ کر دیں گے اور تمھاری جان کو گھلا ڈالیں گے اور تمھارا بیج بونا فضول ہو گا کیونکہ تمھارے دشمن اس کی فصل کاٹیں گے۔[54]

قحط اور خشک سالی:

استثناء میں درج ہے۔ اور آسمان جو تیرے سر پر ہے اور پیتل اور زمین جو تیرے نیچے ہے لوہے کی ہو جائے گی خداوند مینہ کے بدلے تیری زمین پر خاک اور دھول برسائے گا۔ یہ آسمان سے تجھ پر پڑتی ہی رہے گی۔ جب تک کہ تو ہلاک نہ ہو جائے[55]۔ اور میں تمھاری شہزوری کے فخر کو توڑ ڈالوں گا اور تمھارے لیے آسمان کو لوہے کی طرح اور زمین کو پیتل کی مانند کر دون گا اور تمھاری قوت بے فائدہ صرف ہو گی کیونکہ تمھاری زمین سے کچھ پیدا نہ ہو گا اور میدان کے درخت پھلنے ہی کے نہیں۔[56]

وبائیں اور بیماریاں:

خداوند تجھ کو مصر کے پھوڑوں اور بواسیر اور کھجلی اور خارش میں ایسا مبتلا کرے گا کہ تو کبھی اچھا بھی نہیں ہونے پائے گا خداوند تجھ کو جنون اور نابینائی اور دل کی گھبراہٹ میں بھی مبتلا کر دے گا اور جیسے اندھا اندھیرے میں ٹٹولتا ہے۔ ویسے ہی تو دوپہر دن کو ٹٹولتا پھرے گا اور تو اپنے سب دھندوں میں ناکام رہنے لگے گا اور تجھ پر ہمیشہ ظلم ہی ہو گا اور تو لٹتا ہی رہے گا اور کوئی نہ ہو گا جو تجھ کو بچائے گا۔

بے برکتی[57]

اور جب میں تمھاری روٹی کا سلسلہ توڑوں گا تو دس عورتیں ایک ہی تندور میں تمھاری روٹی پکائیں گی اور تمھاری ان روٹیوں کو تول تول کر دیتی جائیں گی اور تم کھاتے جائو گے پر سیر نہ ہو گے۔[58]

اسلام میں احکامِ الٰہی کے عصیان کا عتاب:

شریعت محمدی ﷺ میں احکام الٰہیہ کی روگردانی کی صورت میں مسلمانوں کو سخت عذاب و عتاب کی وعید کی گئی ہے اور ان کے لیے نہ دنیا میں کوئی خیر ہے نہ آخرت میں کوئی حصہ ہے۔

غم واندوہ اور عذاب جہنم

سورۃ السجدۃ میں ارشاد ہے:

''وَلَوْشِئْنَالَاٰ تَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰ هَاوَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّىْ لَاَ مْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآ ءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوقُوْ اعَذَابَ الْخُلْدِبِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ [59]

اگر ہم چاہتے تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے مگر میری وہ بات پوری ہو گئی جو میں نے کہی تھی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا، پس اب چکھو مزا اپنی اس حرکت کا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا چکھو ہمیشگی کے عذاب کا مزا اپنے کرتوتوں کی پاداش میں۔

تنگیِ رزق:

سورۃ طہ میں ارشاد ہے۔

''وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ''[60]

جو میرے ذکر (درسِ نصیحت) سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے نیز یہ کہ نہ صرف دنیا میں تنگ روزی ہو گی بلکہ آخرت میں بھی مستحق سزا ہو گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَكَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ اَسْرَ فَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰ يٰتِ رَبِّهٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرِةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ''[61]

اس طرح ہم حد سے گزرنے والے اور اپنے رب کی آیات نہ ماننے والے کو دنیا میں بدلہ دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔

کفرانِ نعمت کا عذاب:

قرآنِ کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روگردانی کرنا اور احساناتِ الٰہی کا بجا طور پر شکر ادا نہ کرنا مستوجب سزا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَاِذْتَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَ نَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَر تُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدهٗ'' [62]

اور یاد رکھو تمھارے رب نے خبر دار کیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔

تباہی و بربادی اور آفاتِ آسمانی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْالَکُمْ وَکِیْلاً اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰی فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّ یْحِ فَیُغْرِ قَکُمْ بِمَا کَفَرْ تُمْ ثُمَّ لَاتَجِدُوْ لَکُمْ عَلَیْنَا بِهِ تَبِیْعًا "[63]

اچھا تو کیا تم اس بات سے بالکل بے خوف ہو کہ خدا کبھی خشکی پر ہی تم کو زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیج دے اور تم اس سے بچانے والا کوئی حمایتی نہ پاؤ اور کیا تمھیں اس کا اندیشہ نہیں کہ خدا پھر کسی وقت سمندر میں تم کو لے جائے اور تمھاری ناشکری کے بدلے تم پر سخت طوفانی ہوا بھیج کر تمھیں غرق کر دے اور تم کو ایسا کوئی نہ ملے جو اس سے تمھارے اس انجام کی پوچھ گچھ کر سکے۔

خلاصہ کلام:

شریعتِ موسوی میں اور اسلام میں احکام و عبادات کی اہمیت کا اندازہ مذکورہ بالا قرآن و تورات کے حوالہ جات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے جس میں احکامِ الٰہیہ کی اطاعت و فرماں برداری کی صورت میں فراوانی رزق و مال دنیاوی جاہ و جلال غلبہ بر دشمن اور نصرت خداوندی کا وعدہ کیا گیا ہے اور اخروی فلاح و کامیابی و جنت تنعیم کی خوشخبری دی گئی ہے وہاں احکامِ الٰہی کی نافرمانی کی صورت میں انسان تنگی معاش بے برکتی، مرعوبت، ذلت و پستی اور ہلاکت سے دوچار ہونے کی وعید کی گئی ہے اور آخرت میں سخت عذاب کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ شریعت موسوی میں تو احکام الٰہی کی روگردانی کی صورت میں سزائیں اور بھی زیادہ المناک و ہولناک اور شدید ہیں۔ جو شریعت کے مخاطبین کو حد درجہ احکام الٰہیہ کی پیروی و بجا آوری کی تلقین کرتی ہے۔ تاکہ عذابِ الٰہی سے بچ سکیں اور فلاح دارین کو حاصل کر سکیں اور یہی امر احکامات کی روح کو سمجھنے اور اس کی کما حقہ تعمیل کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے تاکہ انسان اپنے مقصد تخلیق سے آگاہ ہو اور ترقی و شعور اور کامیابیوں و کامرانیوں کے منازل الہامی شریعت کی مرضی و منشاء کے زیر سایہ طے کر سکے۔

حواشی و مراجع:

1 المقری، احمد بن الفیومی، المصباح المنیر، المکتبۃ العصریہ، بیروت، لبنان، ۲۰۰۴ء، ص ۸۷

2 ابن منظور، محمد بن مکرم، الافریقی، لسان العرب، دار بیروت، بیروت، ۱۹۰۶ء، ۱۲/ ۱۴ ؛ الازہری، منصور بن احمد، معجم تہذیب اللغۃ، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان، ۲۰۰۱ء، ۱/ ۸۸۵

3 الزبیدی، محمد مرتضیٰ، تاج العروس، دار الفکر، بیروت، س۔ن، ۱۶/ ۱۶۰؛ الخلیل، عبدالرحمن، کتاب العین، دار احیاء التراث العربی، بیروت، س۔ن، ص ۲۰۴

4 الجوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۹ء، ۵/ ۲۲۵

5 شاہ ولی اللہ، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، ادارہ اسلامیات، انار کلی، لاہور، طبع اولیٰ، ۱۹۸۲ء، ص ۱۱

[6]سورۃ یوسف ۱۲:۴۰

[7]سورۃ النعام ۶:۵۷

[8]سورۃ الأنعام، ۲:۶۲

[9] تھانوی، محمد علی بن علی، مولوی، کتاب کشاف اصطلاحات الفنون، دار صادر، بیروت، س۔ن، ۲/۷۵۹

[10]کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، مکتبۂ عثمانیہ، جامعہ اشرفیہ، لاہور، ۱۹۸۲ء، ۷/۵۲۹

[11] شاہ ولی اللہ، دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ، المکتبۃ السلفیہ، لاہور، ۱۹۸۵ء، ۱/۱۹۷؛ شعبان محمد اسماعیل، التشریع الاسلامی، مکتبۃ النھضۃ المصریۃ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۹۸۵ء، ص۱۷

[12] میرٹھی، نذیر الحسن، مسلمان اسلام کی کسوٹی پر، مکتبہ فلاح انسانیت، کراچی، س۔ن، ص۲۶

[13] تھانوی، اشرف علی، احکام اسلام عقل کی نظر میں، کتب خانہ جمیلی، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص۲۰

[14]روحی، اصغر علی، مانی الاسلام، منظور عام پریس، لاہور، س۔ن، ۲/۱۰۲

[15]طیبہ، جمال الدین، ڈاکٹر، اسلامی شریعت کا عمومی نظریہ، (مترجم) مولانا حبیب الرحمن، اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا، طبع اول، ۱۹۹۳ء، ص۳۸

[16]ھبۃ الزحیلی، اصول الفقہ الاسلامی، دار الفکر، بیروت، دمشق، الطبعۃ الرابعۃ، ۲/۱۰۲

[17] الشاطبی، ابی اسحاق، الاعتصام، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۹۹۱ء، ۱/۵۰۱

[18] وھبۃ الزحیلی، ڈاکٹر، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الفکر، بیروت، دمشق، الطبعۃ الرابعۃ، ۱۹۹۷ء، ۲/۱۰۲

[19]سورۃ المائدۃ ۵:۴۴

[20]خورشید احمد، پروفیسر، اسلامی نظریہ حیات، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، کراچی یونیورسٹی، کراچی، ۲۰۰۱ء، ص۳۴۹

Hasting's Dictionary of the Bible, CHARLES SCRIBERS'S SONS, New York, 1909,3/64; The Standard Jewish Encyclopedia, William, B. Eerdmans Publishing Co., U.S.A., 1979, P.1174 [21]

Encyclopedia Biblica, Ed., The Rev. T.K. Cheyne (and) J. Soother land, Adam and Charles Black, London, 1899, 3/2730 [22]

Black's Bible Dictionary, by Madeleine S. Miller, and J. Lane Miller, Adam and Charles Black London, 1958, P.725; New Dictionary of the History of Ideas, Ed. by Marianne Cline Hurwitz, Thomson Gale, New York, 2005, 3/1171 [23]

[24]استثناء، ۴:۱

[25]احبار، ۳:۲۶

[26]استثناء ۷:۱۲

[27]گنتی، ۳۲:۱۳

Solomon Schechter, Studies in Judaism, the Dogmas of Judaism, (Publisher, Jewish Publication Society of America), 1896. [28]

Dummelow's Commentary on the Holy Bible, Macmillan Company, 1956,P.100 [29]

[30] Harding Wood, A bird's-eye Views of the Bible, Marshall, Morgan and Scott, Ltd. London, 1957, 1/24

Israel Abraham, Judaism, (Massachusetts: Wm. B. Erdmann's Publishing) P.13

[32] Ander Neher, Man of Wisdom Moses, (Translated by Irene Marin off) Harper Torch Books, New York, 1959, P.106

[33] Jewish Encyclopedia, (Kissinger Publishing) 2003, 11/237

[34] Encyclopedia of Religion and Ethics, 7/857

[35] Israel Abrahams, Judaism, Archibald Constable and Co. Ltd. London, 1907, P.51

[36] J.H.Hertz, A Book of Jewish Thoughts, , Colliers Macmillan Publishers, 7th Ed. London, 1984,P.23

[37] Encyclopedia Judaica, Keter Publishing House, Ltd. Jerusalem, N.D, 17/311

[38] Illustrated World Encyclopedia, Bobely Publishing Corp, word Burg, New York. N.D,P.907

[39] Andre Neher, Moses, P.104

[40] Jacob Neusner, The way of Torah: an Introduction to Judaism, (**Publisher**: Cengage Learning; 7 edition (April 17, 2003), P.25

[41] Abba Hillel Silver, Where Judaism Differ, Fisher, Knight and Company, Ltd., U.K. 1963 , P.266

[42] احبار، ۲۶:۳تا۸

[43] استثناء۷:۱۲تا۱۵

[44] ایضاً، ۱۳:۱۱تا۱۶

[45] سورۃ النور ۲۴:۵۵

[46] سورۃ سبا ۳۴:۴

[47] سورۃ النور ۲۴:۵۲

[48] سورۃ الرعد ۱۳:۲۸

[49] سورۃ البینۃ، ۹۸:۸

[50] نذیر الحسن میرٹھی، مسلمان اسلام کی کسوٹی پر، ادارۃ المعارف، کراچی، طبع اول، ۲۰۰۱ء، ص ۲۶

[51] Encyclopedia Judaica, 12/535

[52] احبار، ۲۶:۲۷تا۳۳

[53] استثناء ۲۸:۴۵تا۴۶

[54] احبار، ۲۶:۱۴تا۱۷

[55] استثناء، ۲۸:۲۳تا۲۵

[56] احبار، ۲۶ :۱۹تا۲۱

[57] استثناء ۲۸:۲۸ تا ۲۹

[58] احبار، ۲۶:۲۶

[59] سورۃ السجدۃ ۱۳:۳۲، ۱۴

[60] سورۃ طہٰ ۱۲۴:۲۰

[61] سورۃ طہٰ، ۱۲۷

[62] سورۃ ابراہیم ۷:۱۴

[63] الاسراء ۱۷:۶۸، ۶۹